شرح موطا

ساجد حمید

سمندر کا مردار حلال اور پانی پاک ہے

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net

قال[1] ابو هريرة: جاء رجل الى رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم، فقال: يـا رسول اللّٰه انا نركب البحر ونحمل معنا القليل من الماء فان توضانا به عطشنا افنتوضأ به؟

فقال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم: هو الطهور ماؤه، الحل ميتته.

''ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: اے رسول اللہ، ہم سمندر کے سفر کے لیے کشتیوں پر سوار ہوتے ہیں، اس سفر پر ہم پانی کی بہت تھوڑی مقدار لے جا سکتے ہیں۔ اگر ہم اس پانی سے وضو کر لیں تو پھر پیاسے رہ جائیں گے، اس صورت میں کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کر سکتے ہیں؟

آپ نے فرمایا: ہاں، اس کا پانی طاہر اور اس کا مردار حلال ہے[2]۔''

ترجمے کے حواشی

۱۔ مراد یہ ہے کہ سمندر کا پانی عام پانی کی طرح ہے، اس لیے اس سے وضو کیا جا سکتا ہے۔

۲۔ دوسری بات یہ فرمائی کہ اس کا مردار حلال ہے۔ قرآن مجید میں مردار کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ مچھلی کے مردہ

ہونے کے باوجود حلال ہونے کے وجوہ یہ ہیں:

ایک تو اس کی وجہ یہ ہے کہ 'میتة' کا لفظ اپنے عرف میں مردہ مچھلی اور مردہ ٹڈی کے لیے نہیں بولا جاتا، اس لیے قرآن کی حرمتوں میں بیان شدہ 'میتة' (مردار) کی حرمت ان کو شامل نہیں ہوگی۔ استاد گرامی جناب جاوید احمد صاحب غامدی لکھتے ہیں:

''سمندر کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ 'ھو الطھور ماؤه الحل ميتته' بھی اسی تخصیص کے ساتھ ہے اور اس میں 'میتة' سے مراد مردہ مچھلی اور اس طرح کی بعض دوسری چیزیں ہی ہیں جن کے لیے لفظ 'میتة' باعتبار لغت تو بولا جا سکتا ہے، لیکن عرف و عادت کی رعایت سے انھیں 'میتة' نہیں کہہ سکتے''۔ (میزان ۳۱۳)

علامہ زمخشری اسی عرف کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ان القائل اذا قال: اكل فلان ميتة، لم يسبق الوهم الى السمك و الجراد. (الکشاف ۱/۲۱۵)

''جب کہنے والا یہ کہتا ہے کہ فلاں نے 'میتة' (مردار) کھایا تو کسی کا خیال مردہ مچھلی اور مردہ ٹڈی کی طرف نہیں جاتا۔''

دوسری وجہ یہ ہے کہ مچھلی اور ٹڈی، دونوں ایسے جانور ہیں، جن میں دم مسفوح نہیں ہوتا۔ اس لیے جب انھیں کاٹا جاتا ہے تو ان کا خون نہیں بہتا۔ چنانچہ خون والے جانوروں، مثلاً گائے بکری کے ذبح کرنے کی علت یعنی خون یہاں موجود نہیں ہے، اس لیے اس کے ذبح کا حکم موقوف ہوگا۔ چنانچہ انھیں خود پکڑ کر کاٹ لینا اور مردہ حالت میں پانا، دونوں یکساں ہیں۔

متن کے حواشی

۱۔ یہ روایت ٹھیک انھی الفاظ کے ساتھ درج ذیل مقامات میں آئی ہے: موطا، رقم ۴۱، ابوداؤد، رقم ۸۳، صحیح ابن حبان، رقم ۱۲۴۳، مسند احمد، رقم ۸۷۲۰، البیہقی الکبریٰ، رقم ۱، ۱۸۷۴۴، ابن ماجہ، رقم ۳۸۶، الدارمی، رقم ۷۲۹، ۲۰۱۱، صحیح ابن خزیمہ، رقم ۱۱۱، ۱۱۲، سنن الترمذی، رقم ۶۹، سنن النسائی (المجتبیٰ)، رقم ۵۹، ۳۳۲۔

مختلف الفاظ کے ساتھ یہ روایت ان مقامات پر آئی ہے: صحیح ابن حبان، رقم ۱۲۴۴، ۵۲۵۸، السنن الکبریٰ، رقم ۵۸، ۴۸۶۲، مسند احمد، رقم ۷۲۳۲، ۸۸۹۹، ۹۰۸۸، ۱۵۰۵۴، سنن البیہقی الکبریٰ، رقم ۲، ۶، ۱۱۲۷، ۱۸۷۴۵، ۱۸۷۶۹، سنن ابن ماجہ، رقم ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۲۴۶، سنن النسائی، رقم ۴۳۵۰، مصنف عبدالرزاق، رقم ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱۔

یہ روایت مسند احمد، رقم ۸۸۹۹ میں ان الفاظ کے ساتھ بھی وارد ہوئی ہے:

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.net

عن ابی هريرة ان ناسا اتوا النبی صلی اللّٰه عليه وسلم فقالو: انا نبعد فی البحر ولا نحمل من الماء الا الاداوة والاداوتين لانا لا نجد الصيد حتی نبعد أفنتوضا بماء البحر؟ قال نعم فانه الحل ميتته الطهور ماؤه.

''ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے، اور آپ سے گزارش کی کہ ہم سمندر میں دور تک چلے جاتے ہیں، اور ہم بس دو ایک چھوٹے مشکیزے بھر کر پانی لے جاتے ہیں پھر جب ہم شکار نہیں پاتے تو ہمیں دور جانا پڑتا ہے، تو کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو وغیرہ کرلیا کریں؟ آپ نے فرمایا: ہاں، کیونکہ اس کا مردار حلال اور اس کا پانی طاہر ہے۔''

بہت سی روایتوں میں سوال اور آنے والے کی نوعیت پر کوئی بات موجود نہیں ہے بس مختصر سے انداز میں یہ بتا دیا گیا ہے کہ ُعن ابی هريرة عن النبی صلی اللّٰه عليه وسلم، فی ماء البحر هو الطهور ماؤه الحل ميتته۔'' ابو ہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے سمندر کے پانی کے بارے میں یہ بتایا، اس کا پانی پاک اور اس کا مردار حلال ہے۔''

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net

اسی طرح یوں بھی روایت ہے:

عن جابر ان النبی صلی اللّٰه عليه وسلم سئل عن ماء البحر فقال هو الطهور ماؤه الحل ميتته.

''جابر سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سمندر کے پانی کے بارے میں پوچھا گیا، تو آپ نے فرمایا: یہ پاک ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔''

ان الفاظ کے ساتھ یہ روایت صحیح ابن حبان، رقم ۵۲۵۸، مصنف عبدالرزاق، رقم ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، السنن الکبریٰ، رقم ۴۸۶۲، مسند احمد، رقم ۷۲۳۲، ۱۵۰۵۴، ۱۸۷۴۵، سنن البیہقی، رقم ۱۱۲۷، سنن ابن ماجہ، رقم ۳۸۸، ۳۲۴۶، صحیح ابن خزیمہ، رقم ۱۱۱۲ اور سنن النسائی، رقم ۴۳۵۰ میں آئی ہے۔

یہ روایت ان تفصیلات کے ساتھ بھی وارد ہوئی ہے:

عن ابی هريرة يقول: كنا عند رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم يوما فجاءه صياد . فقال: يا رسول اللّٰه اخبرنا ننطلق فی البحر نريد الصيد، فيحمل

''ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ ایک دن ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک مچھیرا آپ کے پاس آیا۔ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں عرض کی: یا رسول اللہ ہمیں ایک بات بتائیے، ہم ماہی گیری کی

معـه احدنـا الاداوة، وهو يرجو ان يـاخـذ الـصيد قـريـبـا، فربمـا وجده كـذلك وربـمـا لـم يجد الصيد حتى يبـلغ من البحر مكانا لم يظن ان يبلغه. فـلعله يحتلم او يتوضا، فان اغتسل او تـوضـا بهـذا الماء فلعل احدنا يهلكه الـعطش. فهـل تـرى فـى ماء البحر ان نـغتسـل به او نتوضا به اذا خفنا ذلك! فـزعـم ان رسـول الـلّـه صلى اللّٰه عليه وسـلـم قـال: اغتسلوا منه وتوضاوا به فانه الطهور ماؤه، الحل ميتته.

(سنن البیہقی، رقم ۴۹۳)

غرض سے سمندر میں جاتے ہیں، ہم میں سے ہر ایک اپنے ساتھ اس امید میں تھوڑا سا پانی لے لیتا ہے کہ شکار قریب ہی مل جائے گا، کبھی تو ایسا ہی ہوتا ہے، لیکن کبھی ہمیں مچھلی نہیں ملتی، اور ہم آگے بڑھتے جاتے ہیں حتیٰ کہ ہم سمندر میں ایسی جگہ جا پہنچتے ہیں کہ کسی کے وہم وگمان میں بھی نہیں ہوتا کہ وہ وہاں آئے گا۔ اتنی دور نکل آنے کی بنا پر یہ ہو سکتا ہے کہ وہاں نہانے یا وضو وغیرہ کی حاجت ہو جائے۔ اگر وہ پینے کے اس پانی سے نہا لے یا وضو کر لے تو (پانی ختم ہونے کی صورت میں) ہو سکتا کہ وہ پیاس سے مر جائے۔ بھلا آپ کی سمندر کے پانی کے بارے میں کیا رائے ہے، اگر ہمیں موت کا ڈر ہو تو کیا اس کے پانی سے وضو اور غسل کر سکتے ہیں؟ ابو ہریرہ کا خیال ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا تھا: اس سے نہاؤ اور وضو بھی کرو، اس لیے کہ اس کا پانی طاہر اور اس کا مردار حلال ہے۔''

یہ روایت مختلف الفاظ کے ساتھ مسند احمد، رقم ۹۰۸۸، مصنف عبد الرزاق، رقم ۳۲۱، البیہقی، رقم ۲، ۶ میں آئی ہے۔ مسند احمد کی روایت کے الفاظ کچھ یوں ہیں:

انـه جـاء ه نـاس صيـادون فـى البحر فقالوا يا رسول اللّٰه انا اهل ارماث وانا نتـزود مـاء يسيرا ان شربنا منه لم يكن فيـه مـا نتـوضا به وان توضانا لم يكن فيـه مـا نشـرب افنتوضا من ماء البحر فـقـال النبى صلى اللّٰه عليه وسلم نعم فهو الطهور ماؤه الحل ميتته. (۹۰۸۸)

''آپ کے پاس کچھ لوگ آئے جو ماہی گیر تھے۔ انھوں نے آپ سے عرض کی: یا رسول اللہ ہم چھوٹی چھوٹی کشتیوں کے مالک ہیں، اس لیے تھوڑا سا پانی ہی اپنے ساتھ لے جاتے ہیں، اگر ہم اس سے پی لیتے ہیں تو وضو کے لیے کچھ نہیں بچتا، اور وضو کریں تو پینے کے لیے کچھ باقی نہیں رہتا تو کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کر لیا کریں؟ آپ نے فرمایا ہاں، کیوں کہ اس کا

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net

پانی طاہر اور اس کا مردار حلال ہے۔‘‘

مصنف عبدالرزاق، رقم ۳۲۱ میں ان لوگوں کو بنی مدلج سے بتایا گیا ہے: ’ان ناسا من بنی مدلج سالوا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم انا نرکب ارماثا لنا ‘۔ ’’بنو مدلج کے کچھ لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ہم تختہ نما کشتیوں والے ہیں۔‘‘ اسی روایت میں ’نتزود ‘ کی جگہ پر یہ الفاظ آئے ہیں کہ: ’ویحمل احدنا مویھا لشفته۔‘ ’’آدمی تھوڑا سا پانی ہونٹوں کی پیاس بجھانے کے لیے لے جاتا ہے۔‘‘

مصنف عبدالرزاق کی مذکورہ بالا روایت میں سوال کے اندر یہ بات بھی بیان ہوئی ہے: ’فان توضانا بماء البحر وجدنا فی انفسنا وان توضانا منه عطشنا‘۔ ’’اگر ہم سمندر کے پانی سے وضو کرتے ہیں تو یہ بات ہمارے دل میں کھٹکتی ہے، اور اگر صاف پانی سے نہائیں تو پیاس ستائے گی۔‘‘

سنن البیہقی، رقم ۶ میں ’أتی نفر الی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم۔‘ ’’ایک گروہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا‘‘ کے الفاظ آئے ہیں اور ان میں سوال اس انداز سے پوچھا گیا ہے: ’فقالوا أخبرنا نصید فی البحر ومعنا من الماء العذب فربما تخوفنا العطش فهل یصلح أن نتوضا من البحر الملح؟ فقال نعم توضؤوا منه‘۔ ’’انھوں نے کہا: ہمیں یہ بتائیے کہ ہم ماہی گیری کے لیے جاتے ہیں، اور ہمارے پاس تھوڑا سا پانی ہوتا ہے، جس وجہ سے پیاسے رہ جانے کا کھٹکا لگا رہتا ہے، تو کیا یہ صحیح ہوگا کہ ہم سمندر کے پانی سے وضو کر لیا کریں۔ آپ نے فرمایا: ہاں، اس سے وضو کر لیا کرو۔‘‘

ابن ماجہ، رقم ۳۸۷ میں یہی روایت یوں آئی ہے:

عن بن الفراسی قال: کنت اصید وکانت لی قربة اجعل فیها ماء وانی توضات بماء البحر فذکرت ذلك لرسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم، فقال هو الطهور ماؤه، الحل میتته.

’’ابن فراسی کی روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں ماہی گیری کرتا تھا، میری ایک چھوٹی سی مشک تھی، جس میں میں پانی لے جاتا تھا۔ میں سمندر کے پانی سے وضو کیا کرتا تھا، میں نے یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بتائی تو آپ نے فرمایا: سمندر کا پانی پاک اور اس کا مردار حلال ہے۔‘‘

ان تمام مرویات کے خلاف جن کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے، ایک روایت سنن البیہقی، رقم ۱۸۷۶۹ یوں آئی ہے:

عن جابر بن عبد اللّٰه رضی اللّٰه عنه قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه

’’جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس چیز کو سمندر باہر نکال پھینکے،

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net

وسلم: ما القی البحر او جزر عنه فکلوه وما مات فیه وطفا فلا تاکلوه عن جابر رضی اللّٰہ عنه عن النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم قال ما اصطدتموه وهو حی فکلوه وما وجدتم میتا طافیا فلا تاکلوه.

یا جس چیز کو چھوڑ کر سمندر پیچھے ہٹ جائے، وہ تو تم کھا لو، البتہ جو چیز اس کے اندر مر جائے اور اس کی سطح پر تیرنے لگے، تو اسے نہ کھاؤ، جابر ہی سے روایت ہے کہ جو تم شکار کرو اور وہ زندہ ہو تو وہ کھا لو، اور جو مردہ اور سطح سمندر پر تیرتی چیز پاؤ، تو اسے نہ کھاؤ۔''

اگرچہ اس کی تاویل ممکن ہے، مگر اس کی ضرورت نہیں ہے۔ اس لیے کہ اس روایت کو سنن البیہقی ہی میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

---

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net